نمبر ۱۳۵ | ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق ۱۰ مئی بوقت ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل شام سے سینہ کے عضلات میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛؛

۹ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے چوہدری ولی محمد صاحب کے مکان کی محلہ دار العلوم میں۔ بابو غلام محمد صاحب اختر ریلوے سٹاف وارڈن لاہور کے مکان کی محلہ دار البرکات میں اور اندرون قصبہ میں روشن دین صاحب کے مکان کی بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی ؛؛

نہایت ہی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب بابو عزیز الدین صاحب سیالکوٹی جو تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں عرصہ تک ولایت میں رہے۔ بعارضہ سل بیمار رہنے کے بعد ۹ مئی شب کے ۹ بجے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں بیعت کی۔ اور ۴۷ سال عمر پائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انعمت علیہم میں چار گروہوں کا ذکر

(فرمودہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

"اھدنا الصراط المستقیم میں انعمت علیہم کی راہ طلب کی گئی ہے۔ اور میں نے کئی مرتبہ یہ بات بیان کی ہے۔ کہ انعمت علیہم میں چار گروہوں کا ذکر ہے۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح۔ پس جبکہ ایک مومن یہ دعا مانگتا ہے۔ تو ان کے اخلاق اور عادات۔ اور علوم کی درخواست کرتا ہے۔ اس پر اگر ان چار گروہوں کے اخلاق حاصل نہیں کرتا۔ تو یہ دعا اس کے حق میں بے ثمر ہو گی۔ اور وہ بے جان لفظ بولنے والا حیوان ہے۔ یہ چار طبقے ان لوگوں کے ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ سے علوم عالیہ اور مراتب عظیمہ حاصل کئے ہیں نبی وہ ہوتے ہیں۔ جن کا تبتل الی اللہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہ خدا سے کلام کرتے اور وحی پاتے ہیں۔ اور صدیق وہ ہوتے ہیں۔ جو صدق سے پیار کرتے ہیں۔ سب سے بڑا صدق لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور پھر دوسرا صدق محمد رسول اللہ ہے۔ وہ صدق کی تمام راہوں سے پیار کرتے ہیں اور صدق ہی چاہتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو شہید کہلاتے ہیں۔ وہ گویا خدا تعالےٰ کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ شہید وہی نہیں ہوتا۔ جو قتل ہو جائے۔ کسی لڑائی یا وبائی امراض میں مارا جائے۔ بلکہ شہید ایسا قوی الایمان انسان ہوتا ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ ہو۔ صالحین وہ ہوتے ہیں۔ جن کے اندر سے ہر قسم کا فساد جاتا رہے۔ جیسے تندرست آدمی جب ہوتا ہے۔ تو اس کی زبان کا مزا بھی درست ہوتا ہے۔ پورے اعتدال کی حالت میں تندرست کہلاتا ہے۔ کسی قسم کا فساد اندر نہیں رہتا۔ اسی طرح پر صالحین کے اندر کسی قسم کی روحانی مرض نہیں ہوتی۔ اور کوئی مادہ فساد کا نہیں ہوتا۔"

(الحکم ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

تبلیغی رپورٹ

احمدیہ مشن لنڈن کی ماہواری رپورٹ

ہفتہ واری جلسے

گزشتہ ماہ بھی حسب معمول احمدیہ مشن ہاؤس میں ہفتہ واری جلسہ ہوتا رہا۔ جس میں کئی احباب نے تقریریں کیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سب سے پہلی تقریر مسٹر عمر بُش نے "عیسائیت اور تلوار" کے موضوع پر کی جس میں یہ بیان کیا۔ کہ عیسائی لوگ ناحق اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اس کی اشاعت تلوار سے ہوئی۔ حالانکہ برعکس اس کے عیسائیوں نے جب بھی ان کو موقع ملا۔ تلوار استعمال کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ مسٹر خیر اللہ Wells کا موضوع تقریر The origin of Trinity تھا۔ لیکن وُہ بیماری کے باعث نہ آسکے۔ اس لئے دو دو منٹ کی فی البدیہہ تقریریں مقرر کی گئیں۔ پندرہ دوستوں نے اس طرح حصہ لیا۔ مورخہ ۱۵ فروری ۳۲ء کو مسٹر عبد العزیز والد بابو عزیز الدین صاحب نے "عیسائیت اور سائنس" کے موضوع پر عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد دوسرے اتوار کو شیخ عبد الرحیم صاحب نے بائیبل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی۔ جس میں انہوں نے صادقین کے معیار بیان کرکے عمدگی سے حضور علیہ السلام پر چسپاں کئے۔ یکم مارچ کو مس سلیمہ Banks نے عیسائیت کے موجودہ عقائد کی تردید پر تقریر کی۔ مس سلیمہ بنکس کی یہ پہلی تقریر تھی۔ اور عمدہ تھی۔ کفارہ تثلیث اور مسیح کی صلیبی موت پر اچھی روشنی ڈالی۔ ان تمام تقاریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ اور کئی احباب سوالات کرتے۔ جن کے جواب تقریر کنندہ دیتا۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد بھی ہر اتوار کو مقررشدہ موضوع پر نہایت اچھے پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ اور کئی دفعہ آپ کی تقریر سے بہ نسبت اصل تقریر کے سامعین زیادہ فائدہ اٹھاتے۔ اسی طرح جن سوالات کے جواب میں کوئی کمزوری ہوتی۔ ان کے جواب دیتے۔ ان تقریروں میں کئی غیر مسلم بھی شامل ہوئے۔ اس طرح علاوہ نومسلموں کے لئے مفید ہونے کے یہ لیکچر تبلیغ کا بھی ذریعہ ہیں۔

۲۲ فروری کو جناب درد صاحب نے Streatham کی روٹری کلب میں تقریر کی جس کا خلاصہ ایک لوکل اخبار میں شائع ہوا:۔

نومسلموں کی تعلیم

اتوار کے علاوہ ہم دوسرے دنوں میں بھی نومسلموں کو پڑھاتے ہیں۔ خاکسار عام طور پر نماز اور یسرنا القرآن و قرآن مجید کا سبق پڑھاتا ہے۔ اور جناب درد صاحب نماز و اردو پڑھاتے ہیں۔ مسٹر مبارک احمد صاحب فیوگنگ کے علاوہ بعض اور بھی اردو سیکھ رہے ہیں۔

تقریریں

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے چار تقریریں ہائیڈ پارک میں کیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسلام کی صداقت بیان کی جاتی رہی گو وہاں ایک موضوع پر مسلسل تقریر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر شخص اپنے خیالات کے مطابق اسلام پر اعتراض کرتا ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس طرح سینکڑوں لوگوں کو تبلیغ کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ ان تقریروں کے باعث کم از کم پندرہ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ ان میں سے بعض کو تبلیغی چٹھیاں لکھیں۔ بعض کو لٹریچر بھیجا۔ ایک عورت مس [illegible] بھی خاکسار کی تقریریں سنتی رہی۔ پھر کچھ لٹریچر پڑھا۔ اور کچھ خط و کتابت کی۔ اور اب وُہ داخل اسلام ہوگئی ہے۔ نماز وغیرہ کا سبق پڑھنا شروع کر دیا ہے۔

۲۳ فروری کو لٹریری سوسائٹی میں جس کا خاکسار بھی ممبر ہے۔ عرب کے سفیر مقیم لنڈن نے "ابن سعود اور عرب" پر تقریر کی۔ بعد میں خاکسار کو شکریہ ادا کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ تو خاکسار نے مختصر الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ بادشاہ عرب اپنے ملک کی ہر قسم کی ترقی کے لئے مزید کوشش کرے گا۔ خاکسار کے ریمارکس کو پسند کیا گیا۔ اور سفیر مذکور نیز اس کے سکرٹری صاحب نے خاکسار کی بعض باتوں کو دُہرایا:۔

لنڈن میں ہندوستانی

لنڈن کے ایک محلہ میں ہندوستانی مسلمان کثرت سے رہتے ہیں۔ وہاں اس عرصہ میں چار دفعہ خاکسار گیا۔ ہر دفعہ پندرہ بیس اشخاص سے ملاقات ہو جاتی۔ اور تبلیغ کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ وفات مسیح۔ نبوت اور امام مہدی کی آمد کے نشانات پر تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ اسی طرح وہ اسلام کے متعلق اکثر باتیں دریافت کرتے رہے۔ جو ان کو سمجھائی گئیں۔ ان میں سے دو شخص ہمارے پاس بھی آئے۔ یہاں بھی تبلیغ کی گئی۔ اور کچھ کتابیں پڑھنے کو دی گئیں۔ ایک مصری صاحب کو بھی اچھی طرح تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار دو دفعہ ان کی ملاقات کو گیا۔ وُہ صاحب عربی سے اچھے واقف اور تعلیم کے لئے یہاں مقیم ہیں۔ پہلی دفعہ تو صرف امکانِ نبوت کے متعلق ڈیڑھ گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ لیکن دوسری دفعہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ امکانِ نبوت۔ نیز جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے متعلق مفصل گفتگو ہوئی۔ کتاب خطبہ الہامیہ اور بعض دیگر عربی رسائل پڑھنے کے لئے دیئے گئے:۔

خاکسار محمد یار عارف۔ ۶ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء

مسلمانانِ کشمیر کی امداد کیلئے چندہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر کی امداد کے لئے ہر احمدی کو ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ چندہ دینا چاہیئے۔ نیز دوسرے مسلمانوں کو بھی تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ مظلومین کشمیر کی مالی امداد کریں۔ چونکہ اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اور مسلمانانِ کشمیر امداد کے اسی طرح محتاج ہیں۔ جس طرح پہلے تھے۔ اس لئے چندہ کشمیر باقاعدہ جمع کرکے بھیجنے کی ضرورت ہے احباب کو خاص توجہ کرنی چاہیئے:۔

گورنر صاحب بنگال کو مبارکباد کا تار

جناب ناظر صاحب امور خارجہ نے گورنر صاحب بنگال کو اُن کے مع اپنے رفقاء کے قاتلانہ حملہ سے بچنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کا تار دیا ہے۔ اور حملہ آوروں کی ظالمانہ حرکت پر اظہارِ ناراضگی کیا ہے:۔

ضلع میرپور ریاست جموں کے مسلمانوں کا اجتماع

میرپور علاقہ اندرہل کے مسلمان مختلف گاؤں کے ۲۶۔ بیساکھ کو موضع رٹا میں جمع ہوئے سید محمد صاحب خزانچی انجمن معین الاسلام محمد بخش صاحب سگوال۔ احمد جی صاحب پوٹھا۔ اور مولوی غلام رسول صاحب سیاکھوی نے حاضرین کو پہلی کشمیر کمیٹی (جس کے صدر جناب مرزا صاحب قادیان تھے) کے مفصل احسانات یاد کرائے اور موجودہ آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن پر اپنا اعتماد ظاہر کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ ایسوسی ایشن مذکور اب بھی ہمارے مطالبات و دیگر مشکلات کے حل کے بارے میں خلوص دل اور ہمدردی سے معاونت فرمائیگی ہمیں ایک با اثر تجاویز کو عمل میں لانے والی جماعت کی سرپرستی کی از حد ضرورت ہے۔ جو ایسوسی ایشن مذکور کے سوائے اور کوئی نظر نہیں آتی:۔ (نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

کانگرس کی غرق شدہ مردہ میں خونِ زندگی دوڑانے کی کوششیں

مسلمانوں کیلئے ایک لمحۂ فکریہ

کانگرسی پروگرام کے نتائج

گاندھی جی کی شہرت پسند طبیعت نے کانگرس کے وقار کو اس بے دردی کے ساتھ خاک میں ملایا ہے۔ کہ اب اس کے دوبارہ قیام کی امید از قبیل محالات معلوم ہوتی ہے۔ ملک کے سامنے مختلف ہنگامہ خیز پروگرام رکھ کر اہلِ ملک کو سالہا سال تک جس طرح مبتلائے آلام رکھا گیا ہے۔ وہ ایسی دردناک داستان ہے جس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ ان ہزاروں لاکھوں انسانوں کے ٹوٹے ہوئے دلوں کی صدائیں جو محض اپنی سادہ لوحی کے باعث گاندھی جی کے ساتھ عقیدت اور کانگرس نوازی کے رستہ نہایت آسانی کے ساتھ تباہی و بربادی کے ہولناک غار کی تہ میں پہونچ چکے ہیں۔ آج بھی فضا میں ارتعاش پیدا کر رہی ہیں۔ اور ان سینکڑوں ہزاروں بیواؤں اور یتیموں کی آہ و زاری جن کے خاوند اور سرپرست اس نام نہاد "تحریک حریت" پر پروانہ وار نثار ہو گئے۔ آج بھی دردمند قلوب میں ایک درد پیدا کر رہی ہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے کانگرسی لیڈروں اور اس کے پرستاروں کو ہمیشہ یہ مخلصانہ اور ہمدردانہ مشورہ دیا جاتا رہا ہے۔ کہ یہ رستہ جو تم لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے کعبۂ مقصود کی طرف نہیں۔ بلکہ ترکستان کی طرف لے جانے والا ہے اس تحریک سے ملک کو کسی فائدہ کی امید اور کسی نفع کی توقع نہیں ہو سکتی۔ یہ پروگرام ملکی آزادی کے لئے کسی طرح بھی مفید نہیں ہو سکتا بلکہ اُلٹا نوجوانوں کے اخلاق اور ملک کے امن و امان پر ایک تباہ کُن اثر ڈالنے والا ہے۔ اس کی موجودگی میں اگر ہندوستان کو کامل آزادی بھی حاصل ہو جائے۔ تو نقصان کے مقابلہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی۔ مگر افسوس کہ جاہ طلب شہرت پسند اور مطلب پرست لیڈروں نے ایک نہ سُنی۔ اور لوگوں کو آزادی کامل اور حریت کے سبز باغ دکھا کر برابر ہلاکت و تباہی کی طرف کشاں کشاں لیتے گئے ؛

کانگرسیوں سے اہل ملک کی عقیدت

دھوکا بازی اور فریب کاری اگرچہ عارضی طور پر کامیاب ہو بھی جائے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مستقلاً اس چیز کو ثبات حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور بالآخر اس کے خوشنما اور دل فریب پردے ایک نہ ایک وقت از خود چاک ہو جاتے ہیں۔ اور دستِ غیب سے ہی ان کی بیخ کنی کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک عرصہ تک تجربہ اور مشاہدہ کرنے اور یہ دیکھنے کے بعد کہ ان کی تمام قربانیاں رائیگاں جا رہی ہیں۔ تمام سعی اور جد و جہد بیکار ثابت ہو رہی ہے۔ اور ان کے تمام مصائب و آلام کی کوئی قیمت وصول ہونے کی امید اور توقعات روز بروز موہوم ثابت ہو رہی ہیں۔ لوگ کانگرسی سراب کی حقیقت کو سمجھ گئے۔ اس کے وعدوں اور اقراروں کی حیثیت معلوم کر گئے۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آہستہ آہستہ اس کے ساتھ عوام الناس کی عقیدت اور وابستگی کم ہونے لگی ؛

سول نافرمانی کا تعطل

مسلمانوں کے ساتھ ہر موقعہ پر کانگرس نے جو متعصبانہ سلوک روا رکھا۔ اور محض اس لئے کہ انہیں ان کے جائز حقوق حوالہ کرنے پڑیں۔ مصالحت اور تصفیہ کے تمام مواقعہ کو عمداً ضائع کر کے آزادیٔ ملک کو زیادہ سے زیادہ موہوم کرتے چلے گئے۔ وہ مسلمانوں کے اندر کانگرس کے متعلق تنفر اور بیزاری پیدا کر ہی چکا تھا۔ لیکن کانگرسی لیڈروں کو چونکہ ہندوؤں میں سے ایسے لوگ ملتے جاتے تھے۔ جو ان کی ہنگامہ خیزی کو اپنی کم نظری اور عدم مآل اندیشی کی وجہ سے قائم رکھتے جا رہے تھے۔ اور حکومت کی طرف سے قانون شکنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک ان کو اس کی جرأت دلا رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کی چنداں پروانہ کی۔ مگر جب وہ بھی کانگرسی وعدوں اور اقراروں کو بے حقیقت اور محض زبانی جمع خرچ سمجھ کر اور دوسری طرف سے حکومت کی اس تحریک کا سختی کے ساتھ مقابلہ کرنے پر آمادگی کو دیکھ کر اس سے علیحدہ ہونے شروع ہوئے۔ تو کانگرسی شورش کا بازار سرد پڑنے لگا۔ حتیٰ کہ سول نافرمانی محض اس وجہ سے عملاً معطل ہو گئی۔ کہ کوئی نافرمان میسر نہ آ سکتا تھا۔ تب اُن کو ہوش آیا۔ اور وہ اس صورتِ حالات کے مقابلہ کی تدابیر سوچنے لگے ؛

کانگرسی وقار کی بحالی کا سوال

کانگرس کے وقار اور اس کی رہی سہی عظمت و اقتدار کو کمالِ حسرت و یاس سے اپنے ہاتھوں سپردِ خاک کرنے کے بعد یہ لیڈر پھر کسی نئی چال چلنے کا فکر کرنے لگے۔ اور چونکہ اہل ملک کا عمل یہ واضح کر چکا تھا۔ کہ اب سول نافرمانی یا قانون شکنی کے لئے کوئی موقعہ نہیں رہا۔ اور آزادیٔ کامل کے بھروں میں آ کر اپنے آپ کو قید و بند کے دار و رسن کے لئے دیوانہ وار پیش کرنے والے احمق مفقود ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کو یہ فکر دامنگیر ہوا۔ کہ کانگرسی مُردہ کے بے جان لاشہ میں کسی نہ کسی طرح خونِ زندگی دوڑانے کی کوشش کی جائے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے۔ اس کے نام کو زندہ رکھا جائے ؛

اہل ہند کی ہنگامہ خیزی کو پسند کرنے والی طبیعت اور شورش کی آگ میں بلا دھڑک کود جانے کی عادت کو گاندھی جی اور ان کے رفقاء خوب سمجھتے تھے۔ اور انہیں اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ اسی سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنے کھوئے ہوئے اقتدار کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ مجالس آئین ساز میں شریک ہونے کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ تا انتخابات کی ہنگامہ آرائیوں کے ذریعہ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کیا جا سکے ؛

کانگرسیوں کا گمان باطل

ان لوگوں کا خیال تھا۔ کہ حکومت گزشتہ سال اسمبلی کی میعاد میں اس واسطے توسیع کر چکی ہے۔ کہ نئے دستور کا نفاذ مستقبل قریب میں چونکہ متوقع ہے۔ اس لئے آئندہ انتخابات اسی کے ماتحت کئے جا سکیں گے۔ اور لازماً اب بھی حکومت اسی اصل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسمبلی کی میعاد میں توسیع کا اعلان کر دے گی۔ اور ہمارے لئے یہ پروپیگنڈا کرنے کا موقعہ پیدا ہو جائے گا۔ کہ حکومت چونکہ کانگرسیوں کے اسمبلی میں داخلہ سے بے حد مضطرب اور پریشان ہے۔ اور اسے اپنی شکست کے مترادف سمجھتی ہے۔ اس لئے کانگرسیوں کے اسمبلی میں داخلہ کے معاملہ کو جس قدر عرصہ کے لئے بھی ممکن ہو ٹلانا چاہتی ہے۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ کانگرس کی طاقت و قبولیت اور عوام الناس کی اس کے ساتھ بے پناہ ہمدردی کو تسلیم کرتی ہے اور چونکہ اسے یقین ہے۔ کہ کانگرسیوں کے مقابلہ میں ووٹر کسی غیر کانگرسی کو کامیاب ہونے دیں گے۔ اس لئے انتخابات کرانے سے وہ بہت خائف اور لرزاں و ترساں ہے ؛

اسمبلی کے ٹوٹنے کا اعلان

لیکن ہندوستان کے موجودہ وائسرائے لارڈ ولنگڈن جس نے جرأت اور حوصلہ مندی کے ساتھ اس قانون شکن جماعت کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے۔ اور جس نے پامردی اور استقلال کے ساتھ ان بزعم خود غلط لوگوں کے بڑھتے ہوئے حوصلوں کو اور زیادہ بڑھنے سے روکا ہے۔ اس موقعہ پر بھی کانگرسیوں کے لئے کسی مفروضہ کامیابی اور فتح مندی کا ڈھنڈورہ پیٹنے کے امکانات کو باقی رہنے دینا مناسب نہ سمجھا۔ اور بلا تامل کانگرس کے اس چیلنج کو منظور کرتے ہوئے اعلان کر دیا۔ کہ موسم گرما کے اجلاس شملہ کے بعد جو غالباً ۱۶ - جولائی کو شروع ہو جائے گا۔ یہ مجلس برخاست کر دی جائے گی۔ اور نومبر کے مہینہ میں نئے انتخابات شروع کر دیئے جائیں گے ::

کانگرس کا پارلیمنٹری پروگرام

اس حقیقت سے کون آگاہ نہیں۔ کہ کمیونل ایوارڈ سے بالعموم اور اس کے فرقہ وار تصفیہ سے بالخصوص ہندو بہت مضطرب ہیں۔ اور ان کا منشاء ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ اسے منسوخ کرا دیا جائے۔ تا مسلمانوں کی جو تھوڑی بہت حق رسی اس کے ذریعہ ہونے کی توقع ہے۔ اس سے انہیں محروم کیا جا سکے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ رانچی کانفرنس میں کانگرسیوں نے جمع ہو کر جو پارلیمنٹری پروگرام مرتب کیا ہے۔ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت اس کا اہم جزو ہے۔ اور اگرچہ فرقہ وار تصفیہ کے خلاف کچھ کرنے کا تا حال اعلان نہیں کیا گیا۔ لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ کل کی مخالفت کے اندر ہی جزو کی مخالفت شامل ہے۔ اور صاف الفاظ میں اس قسم کا کوئی اعلان کرنے سے اجتناب دراصل کانگرس کی ایک پالیسی ہے۔ جس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ مسلمانوں کو اس وقت بھڑکانا وہ مناسب نہیں سمجھتے۔ تا ان کی مخالفت انتخابات میں ان کی کامیابی کے رستہ میں حائل نہ ہو جائے ورنہ اسمبلی میں جانے کے بعد وہ فرقہ وار تصفیہ کے خلاف اپنی تمام طاقت کو استعمال کرنے سے ہرگز دریغ کرنے والے نہیں ہیں ::

مسلمانوں کے حقوق کیلئے خطرہ

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس وقت کانگرسی وقار بالکل زائل ہو چکا ہے۔ اور عوام الناس کے قلوب میں اس کے ساتھ محبت و اخلاص کی آگ بہت حد تک سرد ہو چکی ہے۔ اور اس کے ساتھ وابستگی اور عقیدت میں ایک نمایاں کمی ہو چکی ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں کا بغض و عناد۔ اور ان کے جائز اور واجب حقوق سے ان کو محروم رکھنے کا جذبہ ان کے اندر اس حد تک مضبوط ہو چکا ہے۔ کہ اس کی آڑ میں کانگرسی لیڈر جب بھی چاہیں۔ ان کو اپنے پیچھے لگا سکتے اور ہمارے اس خدشہ کو بالکل بے حقیقت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کہ اپنی اس دیرینہ آرزو کے پورا ہو جانے کی امید میں ہندو ملک انتخابات کے موقعہ پر ضرور کانگرسی امیدواروں کی حمایت کرے گی اور ان گاندھی پرست مسلمانوں کا وجود جو اپنے جذبہ حریت میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ اچھے بُرے کی تمیز کرنا ہی ان کے لئے ناممکن ہو چکا ہے۔ ان کی کامیابی کو اور بھی زیادہ یقینی کر دے گا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے لئے ایک بار پھر اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے اولوالعزمانہ جدوجہد کرنے کا موقعہ پیدا ہونے والا ہے ::

مسلمانوں کا فرض

کانگرس کی تاریخ کا ایک ایک ورق مسلم کشی کے داغوں سے بدنما۔ اور اس کی ہندو نوازی کے راز کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اس لئے کسی ایسے مسلمان کو جس کے سر میں دماغ۔ اور دماغ میں عقل سلیم موجود ہے۔ اس امر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ کہ کانگرسی ممبران اسمبلی ان کی بھلائی کے لئے کوئی کام کرنا تو درکنار لازماً ہر اس بات کی مخالفت کریں گے جس سے انہیں کسی ادنےٰ سے ادنےٰ فائدہ اور نفع کی بھی توقع ہو سکتی ہے اور اس واسطے ان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی آئندہ پوزیشن کے متعلق متانت اور سنجیدگی کے ساتھ غور کریں۔ اور سوچ بچار کے بعد کوئی ایسی راہ اختیار کریں۔ جو ان کے حقوق کے تحفظ کی ضامن ہو سکے۔ جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ آئندہ انتخابات بالکل سر پر ہیں۔ اور صرف چند ماہ کا عرصہ کام کرنے کے لئے باقی ہے۔ جو اس قدر قلیل ہے۔ کہ اس میں سے اگر تھوڑا سا بھی ضائع کر دیا گیا۔ تو یہ نہایت افسوسناک امر ہوگا۔ اس لئے مسلمانوں کے سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں کے علاوہ ذمہ وار انجمنوں۔ اور مجالس کا فرض ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس صورت حالات پر غور کرنے کے لئے مناسب قدم اٹھائیں۔ اور ایک ایسا پروگرام مرتب کریں۔ کہ جس سے آئندہ مجالس وضع آئین میں کانگرسی ہندوؤں کی طرف سے انہیں نقصان پہنچانے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہو سکیں ::

ضروری مشورہ

دیگر ضروری اور مناسب تجاویز کے علاوہ ہمارے خیال میں ایک اہم اور ضروری چیز یہ ہے۔ کہ اس بات کا پورا پورا انتظام کیا جائے۔ کہ کوئی کانگرسی اور نام نہاد نیشنلسٹ مسلمان کسی مسلم حلقہ کی طرف سے کسی مجلس میں نہ جانے پائے۔ تا مسلمانوں کی نمائندگی کے پردہ میں ان کے حقوق کی پامالی کا امکان جو اس صورت میں یقینی ہے۔ ناممکن ہو جائے۔ اور مسلمانوں کی نمائندگی اور ترجمانی کے مواقع ایسے ہی صحیح الرائے لوگوں کے لئے باقی رہنے دیئے جائیں۔ جو فی الواقعہ اس کے اہل ہوں۔ اور مفوضہ امور کو دیانت داری کے ساتھ سرانجام دے سکیں ::

متحدہ لائحہ عمل کی ضرورت

آخر میں پھر ایک بار ہم اس کام کی اہمیت اور وقت کی ضرورت کی طرف ذمہ وار اصحاب کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس معاملہ میں کسی قسم کی تاخیر و تعویق خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ ایسے خطرناک کہ پھر مسلمانوں کو سوائے رونے اور کفِ افسوس ملنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ ابھی وقت ہے اگر تمام طاقتوں کو مجتمع کر کے ایک متحدہ لائحہ عمل مرتب کر لیا جائے۔ اور پھر اس بات کا پورا پورا انتظام کر دیا جائے۔ کہ مسلمان اس پر پوری طرح عمل کریں۔ تو یہ ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔ جس کے نتائج بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور ملک کے لئے بالعموم مفید اور خوشگوار ہونگے ::

فوجی گوروں کی فرعونیت اور اسکے ازالہ کی ضرورت

۲۰ جنوری ۱۹۳۴ء کو لاہور چھاؤنی کے قریباً ڈیڑھ درجن گورے ایک لاری میں بیٹھ کر فیروز پور میں کوئی میچ کھیلنے جا رہے تھے۔ کہ ایک مسلمان اوورسیر بابو احمد اللہ خان لاری کے نیچے آکر کچلے گئے۔ اور ایسی بُری طرح زخمی ہوئے کہ دو روز بعد ان کی وفات ہو گئی۔ لاری ڈرائیور گرفتار کر لیا گیا۔ فیروز پور کی ایک عدالت میں پولیس نے اس کا چالان کیا۔ اس مقدمہ میں ملزم کو لاری کی سواریوں میں سے ایک گورے سارجنٹ رابنسن نامی کی شہادت ہوئی۔ جس کے دوران میں سارجنٹ مذکور نے بیان کیا۔ کہ چوٹ آنے کے بعد متوفی بالکل بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس وقت سڑک پر اس کے پاس کوئی آدمی نہ تھا۔ ہم نے اسے اپنے ساتھ لاری میں فیروز پور لے جانے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ہم ایک ہندوستانی کے ساتھ بیٹھنا ہتک سمجھتے ہیں (ٹریبیون ۱۰ مئی ۱۹۳۴ء) ظاہر ہے۔ کہ ایک بے ہوش اور سخت مجروح انسان کو ہسپتال میں پہنچانے سے انکار کر دینا ایک ایسی انسانیت سوز اور شرمناک حرکت ہے۔ جس کی توقع کسی شریف اور پاک طینت انسان سے ہرگز نہیں کی جا سکتی۔ اور گوروں نے متوفی کو اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کر کے ایسی پست ذہنیت اور بداخلاقی کا ثبوت دیا ہے۔ جو انسانیت کے لئے باعث صد ننگ و عار ہے۔ لیکن ساتھ نہ لے جانے کی وجہ جو بیان کی گئی ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ پستی فطرت کو ظاہر کرنیوالی ہے معمولی حیثیت کے فوجی سپاہیوں کی اس قدر رعونت اور فرعونیت اور ہندوستانیوں کے متعلق اس قسم کے ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنا کہ ایسی حرکت ہے جسے ہندوستانی انتہائی نفرت سے دیکھتے ہیں۔ ایسی ذہنیت سے ہی اہل ہند کے ایک کثیر طبقہ کے دلوں میں انگریزوں کی نفرت کا بیج بویا جاتا ہے جو لوگ ایک معزز اور مجروح ہندوستانی کو طبی امداد پہنچانے کے لئے اپنے ساتھ لے جانا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ وہ کس طرح امید رکھتے ہیں۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ آپ کی تحریرات کی رو سے

قرآن مجید کے زبردست تائیدی شواہد

مخالفین کے بے جا اعتراضات

اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کے لئے آج تک جسقدر بھی انبیاء مبعوث فرمائے۔ مخالفین ان پر مختلف قسم کے اعتراضات کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اگر تلاش کیا جائے۔ تو ایک نبی بھی ایسا نہیں مل سکتا۔ جس پر اعتراضات نہ ہوئے ہوں۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو عالم روحانیت کے سراج تھے۔ ان پر بھی جو اعتراضات اعداء اسلام کی طرف سے کئے گئے۔ وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ہزارہا کتابیں آپ کے خلاف شائع کی گئیں۔ ہزارہا اعتراضات آپ کی ذات اقدس اور قرآن مجید پر کئے گئے۔ اور باوجود اس کے کہ آپ نہ صرف نصاریٰ بلکہ یہود کے لئے بھی موعود تھے۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ اپنا دعوے ہماری کتاب سے ثابت کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الذین یتبعون النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل۔ کہ اس نبی کا ذکر تورات میں موجود ہے۔ اور استثناء باب ۱۸ کی پیشگوئی مسلمانوں کی طرف سے پیش کی گئی۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے وہ نبی آئے گا۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ بنی اسمٰعیل علیہ السلام میں سے آئے۔ لیکن یہود نے اس تفسیر کو نہ مانا اور کہتے رہے۔ کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں سے مراد بنی اسرائیل ہی ہیں۔ اسی طرح جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے تو یہود نے ان کا بھی انکار کیا۔ اور ان کی تفسیروں کو صحیح تسلیم نہ کیا۔ پس ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک عقلمند انسان مخالفین کے اعتراضات کو وقیع تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اعتراض کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے بعض اعتراضات مجھے جواب کے لئے بھیجے ہیں۔ جنکا جواب میں دیتا ہوں۔ اعتراضات یہ ہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر قرآن مجید میں کوئی دلیل نہیں۔ اور آپ کی کتابوں سے آپ کا دعویٰ حسب قرآن مجید غیر تشریعی نبی ہونے کا ثابت نہیں۔ اور یہ کہ آپ کا منکر کافر ہوسکتا ہے میں ان تینوں باتوں کو ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے حوالجات پیش کرتا ہوں۔

امت محمدیہ میں امکان نبوت

امر اوّل یہ ہے کہ کیا آپ کے نزدیک امت میں سے کوئی نبی ہوسکتا ہے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں:۔

"اپنے تئیں صرف ظاہری صورت اسلام سے دھوکہ مت دو۔ اور خدا کے کلام کو غور سے پڑھو۔ کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔ وہ وہی امر تم سے چاہتا ہے۔ جس کے بارہ میں سورۃ فاتحہ میں تمہیں دعا سکھلائی گئی ہے۔ یعنی یہ دعا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس جبکہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے۔ کہ پنج وقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں۔ وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پاسکتے ہو۔ لہذا ضرور ہوا۔ کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرو گے۔ اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔ کیا نطفہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں باپ کے ذریعہ سے پیدا ہونا نہیں چاہتا تھا۔ کیا کان کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم ہوا کے ذریعہ سے آواز کو سننا نہیں چاہتے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نادانی ہوگی۔ کہ خدا تعالیٰ کے قدیم قانون پر حملہ ہو۔ اخیر یہ بھی واضح ہو۔ کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲)

پھر تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۶ پر فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان فرض ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث محمدی اور دوسرا بعث احمدی" حضور نے اس جگہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم والی آیت کو پیش کیا ہے:۔

قرآن مجید میں مسیح موعودؑ کا ذکر

پھر حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"یہ کہنا کہ قرآن شریف میں مسیح موعود کا کہیں ذکر نہیں۔ یہ سراسر غلطی ہے۔ کیونکہ جس حالت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بڑا فتنہ عیسےٰ پرستی کا فتنہ ٹھہرایا ہے اور اس کے لئے وعید کے طور پر یہ پیشگوئی کی ہے۔ کہ قریب ہے۔ کہ زمین و آسمان اس سے پھٹ جائیں۔ اور اس زمانہ کی نسبت طاعون اور زلزلوں وغیرہ حوادث کی پیشگوئی بھی کی ہے۔ اور صریح طور پر فرمادیا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جبکہ آسمان و زمین میں طرح طرح کے خوفناک حوادث ظاہر ہوں گے۔ وہ عیسیٰ پرستی کی شامت سے ظاہر ہونگے اور پھر دوسری طرف یہ بھی فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پس اس سے مسیح موعود کی نسبت پیشگوئی کھلے کھلے طور پر قرآن شریف میں ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑے گی۔ اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیجدیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آتے ہیں۔ جیسا کہ زمانہ کے گذشتہ واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جبکہ اصل موجب ان عذابوں کا عیسائیت کا فتنہ ہے۔ جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ تو ضرور تھا۔ کہ اس فتنہ کے مناسب حال اور اس کے فرو کرنے کی غرض سے رسول ظاہر ہو۔ سو اسی رسول کو دوسرے پیرایہ میں مسیح موعود کہتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ قرآن شریف میں مسیح موعود کا ذکر ہے۔ اور یہی ثابت کرنا تھا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر قرآن شریف کی رو سے عیسائیت کے فتنہ کے وقت آنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ پس مسیح موعود کا آنا بھی قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اسی طرح عام طور پر قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب ہم کسی قوم پر عذاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے دلوں میں فسق و فجور کی خواہش پیدا کردیتے ہیں۔ تب وہ اتباع شہوات اور بے حیائی کے کاموں میں حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ تب اس وقت ان پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ امور بھی یورپ میں کمال تک پہنچ گئے ہیں۔ جو بالطبع عذاب کے مقتضی ہیں۔ اور عذاب رسول کے وجود کا مقتضی ہے

اور وہی رسول مسیح موعود ہے۔ پس تعجب ہے اس قوم سے جو کہتی ہے۔ کہ مسیح موعود کا قرآن شریف میں ذکر نہیں۔ علاوہ اس کے قرآن شریف کی یہ آیت بھی کما استخلف الذین من قبلھم یہی چاہتی ہے۔ کہ اس امت کے لئے چودھویں صدی میں مثیل عیسےٰ ظاہر ہو۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ حضرت موسیٰ سے چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے تھے۔ تا دونوں سلسلوں کے اول و آخر میں مشابہت ہو۔ اسی طرح قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے۔ وان من قریۃ الانحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک کریں گے۔ یا اس پر عذاب شدید نازل نہ کریں گے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ دوسری طرف یہ فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔

اور یہی پیشگوئی سورۂ فاتحہ میں بھی موجود ہے۔ کیونکہ سورۂ فاتحہ میں خداتعالےٰ نے عیسائیوں کا نام الضالین رکھا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ اگرچہ دنیا کے صدہا فرقوں میں ضلالت موجود ہے۔ مگر عیسائیوں کی ضلالت کمال تک پہنچ جائے گی۔ گویا دنیا میں فرقہ ضالہ وہی ہے۔ اور جب کسی قوم کی ضلالت کمال تک پہنچی۔ اور وہ اپنے گناہوں سے باز نہیں آتی۔ تو سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ ان پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ پس اس سے بھی مسیح موعود کا آنا ضروری ٹھہرتا ہے یعنی بموجب آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ تا صفحہ ۶۶)

اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر

پھر واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلعم کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خداتعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوح بالا میں یہ تو نہیں فرمایا۔ واٰخرین من الامۃ۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ واٰخرین منھم اور ہر ایک جانتا ہے۔ کہ منھم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہے۔ اور خداتعالےٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کرکے فرمادیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور نیز فرمایا۔ کل برکۃ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ کس طرح معلوم ہوا۔ کہ حدیث لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس اس عاجز کے حق میں ہے۔ اور کیوں جائز نہیں۔ کہ امت محمدیہ میں سے کسی اور کے حق میں ہو۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا مصداق وحی الٰہی نے مجھے ٹھہرایا ہے۔ اور بتصریح بیان فرمایا۔ کہ وہ میرے حق میں ہے۔ اور میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خداتعالےٰ کا کلام ہے۔ جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکرہ فلیبارز للمباھلۃ ولعنۃ اللہ علیٰ من کذب الحق او افتریٰ علیٰ حضرۃ العزۃ۔ اور یہ دعوےٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خداتعالےٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے۔ اور خداتعالےٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے۔ کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہوکر نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت اور مخاطبت الٰہیہ ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ اور مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنے آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷ تا صفحہ ۶۸)

سورۂ فاتحہ میں پیشگوئی

پھر سورۂ فاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ سورت پیشگوئی کر رہی ہے۔ کہ کوئی فرد اس امت میں سے کامل طور پر نبیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا۔ تا وہ پیشگوئی جو آیت صراط الذین انعمت علیھم سے مستنبط ہوتی ہے۔ وہ اکمل اور اتم طور پر پوری ہو جائے۔ اور کوئی گروہ ان میں سے ان یہودیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا جن پر حضرت عیسےٰ نے لعنت کی تھی۔ اور وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے تھے۔ تا وہ پیشگوئی جو آیت غیر المغضوب علیھم سے مستنبط ہوتی ہے۔ ظہور پذیر ہو۔ اور کوئی گروہ ان میں سے عیسائیوں کے رنگ میں ہو جائے گا۔ عیسائی بن جائے گا جو خدا کی راہ نمائی سے بوجہ اپنی شراب خوری اور اباحت اور فسق وفجور کے بے نصیب ہو گئے۔ تا وہ پیشگوئی جو آیت ولا الضالین سے مترشح ہو رہی ہے۔ ظاہر ہو جائے۔ اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے۔ اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے۔ اور صدہا مسلمانوں کا عیسائی ہو جانا عیسائیوں کی سی بے قید اور آزاد زندگی اختیار کرنا خود مشہود اور محسوس ہو رہا ہے۔ بلکہ بہت سے لوگ مسلمان کہلانے والے ایسے ہیں۔ کہ وہ عیسائیوں کی طرز معاشرت پسند کرتے ہیں۔ اور مسلمان کہلا کر نماز روزہ اور حلال اور حرام کے احکام کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ دونوں فرقے یہودی صفت اور عیسائی صفت اس ملک میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تو یہ دو پیشگوئیاں سورۂ فاتحہ کی تو تم پوری ہوتی دیکھ چکے ہو۔ اور بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہو۔ کہ کس قدر مسلمان یہودی صفت اور کس قدر عیسائیوں کے لباس میں ہیں۔ تو اب تیسری پیشگوئی خود ماننے کے لائق ہے۔ کہ جیسا کہ مسلمانوں نے یہودی عیسائی بننے سے یہود ونصاریٰ کی بدی کا حصہ لیا۔ ایسا ہی ان کا حق تھا۔ کہ بعض افراد ان کے ان مقدس لوگوں کے مرتبہ اور مقام سے بھی حصہ لیں۔ جو بنی اسرائیل میں گذر چکے ہیں۔ یہ خداتعالےٰ پر بدظنی ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ کی بدی کا تو حصہ دار ٹھہرا دیا! یہاں تک کہ ان کا نام یہود بھی رکھ دیا۔ مگر ان کے رسولوں اور نبیوں کے مراتب میں سے اس امت کو کوئی بھی حصہ نہ دیا۔ پھر یہ امت خیرالامم کس وجہ سے ہوئی۔ بلکہ شر الامم ہوگی۔ کہ ہر ایک نمونہ شر کا ان کو ملا۔ مگر نیکی کا نمونہ نہ ملا۔ کیا ضرور نہیں۔ کہ اس امت میں بھی کوئی نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں نظر آوے۔ جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں کا وارث اور ان کا ظل ہو۔

کیونکہ خدا تعالےٰ کی رحمت سے بعید ہے۔ کہ وہ اس امت میں اس زمانہ میں ہزارہا یہودی صفت لوگ تو پیدا کرے اور ہزارہا عیسائی مذہب میں داخل کرے۔ مگر ایک شخص بھی ایسا ظاہر نہ کرے۔ جو انبیاء گذشتہ کا وارث اور ان کی نعمت پانے والا ہو۔ تا پیشگوئی جو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم سے مستنبط ہوتی ہے۔ وہ ایسی پوری ہو جائے۔ جیسا کہ یہودی اور عیسائی ہونے کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اور جس حالت میں اس امت کو ہزارہا بُرے نام دیئے گئے ہیں۔ اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہود ہو جانا بھی ان کے نصیب میں ہے۔ تو اس صورت میں خدا کے فضل کا خود یہ مقتضا ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جیسے گذشتہ نصاریٰ سے انہوں نے بُری چیزیں لیں۔ اسی طرح وہ نیک چیز کے بھی وارث ہوں اسی لئے خدا نے سورۂ فاتحہ میں آیت اھدنا الصراط المستقیم میں بشارت دی۔ کہ اس امت کے افراد انبیاء گذشتہ کی نعمت بھی پائیں گے۔ نہ یہ کہ نرے یہودی بنیں یا عیسائی بنیں۔ اور ان قوموں کی بدی تو لے لیں۔ مگر نیکی نہ لے سکیں۔ اسی کی طرف سورۂ تحریم میں بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ بعض افراد امت کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکھیں گے جس نے پارسائی اختیار کی۔ تب اس کے رحم میں عیسےٰ کی روح پھونکی گئی۔ اور عیسےٰ اس سے پیدا ہوا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اس امت میں ایک شخص ہو گا۔ کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملے گا۔ پھر اس میں عیسےٰ کی روح پھونکی جاوے گی۔ تب مریم میں سے عیسےٰ نکل آئے گا۔ یعنی وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسےٰ ہونے کا بچہ دیا۔ اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائیگا"

اس کے بعد براہین احمدیہ میں سے الہامات لکھ کر اور اپنا ابن مریم ہونا ثابت کر کے تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارے میں ہے۔ جو قرآن شریف یعنی سورۂ تحریم میں اس زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے۔ اور پھر براہین احمدیہ میں سورہ التحریم کی ان آیات کی خدا تعالےٰ نے خود تفسیر فرما دی ہے۔ قرآن شریف موجود ہے۔ ایک طرف قرآن شریف رکھو۔ اور ایک طرف براہین احمدیہ کو اور پھر انصاف اور عقل اور تقوےٰ سے سوچو کہ وہ پیشگوئی جو سورہ تحریم میں تھی۔ یعنے یہ کہ اس امت میں بھی کوئی فرد مریم کہلائے گا۔ اور پھر مریم سے عیسیٰ بنایا جائیگا۔ گویا اس میں سے پیدا ہو گا۔ وہ کس رنگ میں براہین احمدیہ کے الہامات سے پوری ہوئی۔ کیا یہ انسان کی قدرت ہے۔ کیا یہ میرے اختیار میں تھا۔ اور کیا میں اس وقت موجود تھا جبکہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا۔ تا میں عرض کرتا۔ کہ مجھے ابن مریم بنانے کے لئے کوئی آیت اتار دی جائے۔ اور اس اعتراض سے مجھے سبکدوش کیا جائے۔ کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے

(کشتی نوح صفحہ ۴۷ تا ۵۰)

جن آیتوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا تحریروں میں ذکر آیا ہو۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ جو حضور کے دعوےٰ کو صحیح اور صادق ثابت کرتی ہیں۔

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق ایک حوالہ

اب میں ایک حوالہ اس بارے میں پیش کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار سے کفر کیسے لازم آتا ہے۔ حضور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ میں ایک سائل کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے۔ کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا۔ کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ۔ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں۔ ایک خدا پر افتراء کرنیوالا دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جبکہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افتراء کیا ہے۔ اس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا۔ اور اگر میں مفتری نہیں تو بلاشبہ وہ کفر اس پر پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے۔ علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی۔ کہ میں معراج کی رات میں مسیح ابن مریم کو ان نبیوں میں دیکھ آیا ہوں۔ جو اس دنیا سے گذر گئے ہیں۔ اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان میں ان کو دیکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں خبر دی۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے۔ اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا۔ اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ اور عمداً خدا تعالےٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے۔ اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے۔ تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر وہ مومن ہے۔ تو میں بوجہ افتراء کرنے کے کافر ٹھہرا۔ کیونکہ میں ان کی نظر میں مفتری ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ - صفحہ ۱۶۴)

غرض انبیاء علیہم السلام جب اصلاح خلق کے لئے آتے ہیں۔ تو وہ جو دلائل اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ مخالفین ان پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ سوائے ان سعادتمند روحوں کے جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے چاہتا ہے۔ کہ وہ حق کو قبول کریں اور آخرکار خدا تعالےٰ کا فرستادہ اور اس کے اتباع ہی غالب آیا کرتے ہیں۔

خاکسار جلال الدین شمس

انجمن شباب المسلمین بٹالہ کی احمدیوں کے خلاف شرانگیزی

افسران ضلع گورداسپور توجہ کریں

انجمن شباب المسلمین بٹالہ نے ۶ مئی کو مقتول مستری کی یادگار منانے کی آڑ میں نہایت اشتعال انگیز تقریریں کرائیں۔ گامے خان نے بیحد فحش اور قابل اعتراض پنجابی نظمیں گائیں۔ اس موقعہ پر مولوی ظفر علی کو خاص طور پر بلایا گیا۔ بعد دوپہر ایک جلوس نکال کر احمدیہ مسجد کے سامنے سے گذارا گیا۔ جلوس میں مختلف پارٹیاں بہت اشتعال انگیز نظمیں اور نعرے لگا رہی تھیں۔

رات کو جامع مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں ظفر علی۔ عبدالرحمٰن اور گامے خان وغیرہ نے بہت قابل اعتراض تقریریں کیں۔ اور نظمیں گائیں احمدیوں نے نہایت ضبط اور صبر سے کام لیتے ہوئے مخالفین کی اشتعال انگیزی کے باوجود امن قائم رکھا مقامی افسران اس حقیقت کو بچشم خود ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مخالفین کی طرف سے فساد برپا کرانے میں کوئی کسر نہ رہ گئی تھی۔

جلسہ اور جلوس میں سرکاری رپورٹر شامل رہے ہیں۔ اور تمام اشتعال انگیزی کی رپورٹیں افسران بالا تک پہنچ چکی ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اب ذمہ دار افسران اس فتنہ کے انسداد کے لئے ضرور مؤثر اور حقیقی تدابیر اختیار کر کے آئندہ کے لئے اس شیطنت کے انسداد کا قرار واقعی انتظام کریں گے۔ ورنہ ان لوگوں کی جرأت معلوم نہیں کیسے ہولناک نتائج پیدا کرے۔

ناکام ظفر علی کی حالت عبرتناک ہے۔ ہر طرف سے مخذول و نامراد ہو کر اب اخبار اور کتاب کے لئے در بدر بھیک مانگتا ہے۔ مگر لوگوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اسکی تقریر کے وقت جامع مسجد میں حاضری دو سو ادمیوں سے زیادہ نہ تھی۔ کاش اب بھی وہ سمجھے۔ (نامہ نگار)

مقدمہ .. تنسیخ نکاح بہاولپور

مختار مدعیہ کا غیر متعلق اور غیر مرلوط جواب

۲۸ اپریل سے مقدمہ کی پیشی شروع ہے۔ مختار مدعیہ کی بحث کا جو جواب ہماری طرف سے تقریباً پندرہ روز میں سنایا جاکر تحریری دیا گیا تھا۔ اس کا جواب مختار مدعیہ سے دینا شروع کیا۔ جو غیر متعلق باتوں کا مجموعہ ہے۔ کہیں دجال اور یاجوج ماجوج کی تفصیل احادیث سے نقل کر دی ہے اور کہیں معراج کے واقعات جو مولویوں کے زبان زد ہوتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ جن سے مختار مدعیہ کا مقصود صرف بحث کو بے جا طوالت دینا ہے۔ نہ کہ ہمارے جوابات کو رد کرنا چنانچہ عدالت ہر روز اسے اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اس بے جا طوالت کا کیا فائدہ۔ مختار مدعا علیہ کے جواب کے اندر ہیں جو کہنا ہو۔ کہو۔

روزانہ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے مختار مدعیہ کی خیانت اور جہالت ٹپکتی ہے۔ جن پر عدالت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ ان میں سے چند باتیں بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

مختار مدعیہ:۔ (عدالت کے توجہ دلانے پر کہ بے جا تکرار کو چھوڑو) مختار مدعا علیہ نے بھی اپنی بحث میں بے جا تکرار کی ہے۔

شمس:۔ بالکل غلط ہے۔ کوئی ایک ہی مثال پیش کرو۔

مختار مدعیہ:۔ خاتم النبیین کے معنے ایک جگہ تو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے عنوان کے ماتحت بیان کئے ہیں۔ اور پھر اسی تفصیل کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت کے ماتحت بھی

شمس:۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر؟

مختار مدعیہ:۔ میں جھوٹا ہوں گا۔

شمس:۔ نکالو بحث

(انہوں نے بحث نکالی۔ وہاں میں نے صرف حوالہ دیا ہوا تھا کہ چونکہ خاتم النبیین کے معانی پر مفصل بحث گواہان مدعا علیہ اپنے بیان میں کر چکے ہیں۔ اس لئے یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں)

شمس:۔ (مختار مدعیہ کو مخاطب کر کے) اب تو تمہارے جھوٹے ہونے میں کوئی شک نہیں۔

مختار مدعیہ:۔ (عدالت سے مخاطب ہو کر) دیکھو حضور والا! مجھے جھوٹا کہتے ہیں۔

شمس:۔ انہوں نے خود کہا تھا۔ کہ اگر تکرار ثابت نہ ہو تو میں جھوٹا۔ اور ظاہر ہے کہ تکرار ثابت نہیں ہوئی اس لئے یہ اقراری جھوٹے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔

عدالت نے مختار مدعیہ کو آگے پڑھنے کا حکم دیا

(۲) شق القمر کے خسوف ہونے پر میں نے ایک روایت روح المعانی سے لکھی تھی۔ جس کے جواب میں مختار مدعیہ نے کہا کہ صاحب روح المعانی پر افترا کر کے اس کی طرف یہ عقیدہ منسوب کر دیا۔ کہ وہ بھی شق القمر کو ایک قسم کا خسوف سمجھتے ہیں۔

شمس:۔ (عدالت کو توجہ دلا کر) یہ میرے جواب سے دکھائیں۔ کہ میں نے کہاں مؤلف روح المعانی کی طرف یہ عقیدہ منسوب کیا ہے۔؟

مختار مدعیہ:۔ ابھی دکھاتے ہیں۔

شمس:۔ دکھاؤ۔

جب بحث نکالی۔ تو اس میں مؤلف روح المعانی کی طرف یہ عقیدہ منسوب نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ یہ لکھا تھا۔ کہ روح المعانی میں ایک روایت موجود ہے جس میں وہی لکھا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

مختار مدعیہ:۔ دیکھو یہ عبارت بتاتی ہے۔ کہ مؤلف روح المعانی کا یہ عقیدہ ہے۔

شمس:۔ اس میں یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ یہ ان کا عقیدہ ہے یہاں تو اس میں ایک روایت کے موجود ہونے کا ذکر ہے۔

عدالت:۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ مؤلف روح المعانی کا عقیدہ ہے۔

(۳) قیامت و حشر پر بحث کرتے ہوئے مختار مدعیہ نے ایک آیت وما ھم منھا بخارجین پڑھی۔

شمس:۔ یہ آیت کس پارہ میں ہے۔

مختار مدعیہ:۔ (عدالت سے مخاطب ہو کر) ان کے لئے جواب کا موقعہ نہیں۔ یہ کیوں ایسے طور پر دریافت کرتے ہیں۔

شمس:۔ کیا تمہارا یہ منشا ہے۔ کہ قرآن مجید کی طرف بھی اپنی طرف سے آیات منسوب کرتے چلے جاؤ۔ میرے جواب میں یہ آیت ہے۔

مختار مدعیہ کے ساتھی بولے۔ کہ خارجین والی آیت قرآن میں ہے۔

شمس:۔ وما ھم منھا بمخرجین ہے یا وما ھم بخارجین من النار ہے وما ھم منھا بخارجین تو کہیں نہیں

(۴) وحی کی بحث کرتے ہوئے مختار مدعیہ نے کہا۔ کہ آیت رفیع الدرجات ذو العرش یلقی الروح من امرہ میں مذکورہ صفات خداوندی انتخاب کے ساتھ متعلق ہے نہ یہ کہ وحی ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کفار کا اعتراض بھی نقل کیا ہے۔ أأنزل علیہ الذکر من بیننا

شمس:۔ یہ آیت کس سورۃ میں آئی ہے حوالہ دیں۔؟

مختار مدعیہ۔ (ادھر ادھر جھانک کر) یہاں حافظ صاحب بیٹھے تھے۔

حافظ صاحب۔ (سوچنے کے بعد) سورہ قمر کی آیت ہے

شمس:۔ کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے۔

مختار مدعیہ:۔ (عدالت سے مخاطب ہو کر) یہ ان کے جواب دینے کا موقعہ نہیں۔

شمس:۔ جواب نہ دینے کے موقعہ کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم تو جواب بھی نہ دلائیں۔ اور تم جو چاہو قرآن مجید کی آیات کو محرف مبدل کر کے پیش کرتے جاؤ۔ دیکھو یہ آیت سورہ قمر میں حضرت صالح کی قوم ثمود کا۔ قول ہے اور تم کفار مکہ کا قول بتاتے ہو

(۵) خاتم النبیین کے معنے بتانے کے لئے مختار مدعیہ نے ایک حوالہ ملا علی قاری کا پیش کیا۔ اور کہا کہ یہ حوالہ مختار مدعا علیہ نے پیش کیا تھا۔ اس میں لا نبی بعدی کے معنے صاف طور پر یہ لکھے ہیں۔ ای لا یحدث بعدہ نبی کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ نہ یہ کہ پرانا بھی نہیں آسکتا۔

شمس:۔ (عدالت سے مخاطب ہو کر) مختار مدعیہ نے اس میں بھی صریح خیانت سے کام لیا ہے۔ کیا اس کے ساتھ ہی یہ نہیں لکھا کہ ینسخ شرعہ۔ کہ ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اس کو چھوڑ دیا اور پہلا حصہ لے لیا۔ کس قدر خیانت ہے۔

مختار مدعیہ:۔ یہ ان کے جواب دینے کا وقت نہیں ہے

شمس:۔ لیکن میں عدالت کو آپ کی خیانت پر توجہ دلا سکتا ہوں۔

مختار مدعیہ کے جواب کے مفصل نوٹ لئے جا رہے ہیں۔ جن کا جواب بحث شائع کرنے کے وقت حاشیہ میں انشاء اللہ دے دیا جائے گا۔

آج ۵ مئی بروز ہفتہ فریق مدعیہ کے مختار نے معائنہ مسل کرنے کی غرض سے عدالت سے درخواست کی۔ کہ کارروائی کو کل پر ملتوی کر دیا جائے۔ چنانچہ کارروائی مقدمہ کل پر ملتوی ہوئی۔ (خاکسار۔ جلال الدین شمس مختار مدعا علیہ)

مسجد احمدیہ لائل پور کے ایک معاون

۲ مئی کو جماعت ہائے ضلع لائل پور کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے وقت قاضی محمد نذیر صاحب نے ان احباب کرام کے نام پڑھتے ہوئے جنہوں نے مسجد کے لئے خاص خدمات سرانجام دیں اور امداد کی۔ زبانی اظہار

ساٹھ ہزار قرضہ کی تحریک اور شکریہ احباب

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہم ضروریات کے پیش نظر میں نے جو تحریک ساٹھ ہزار قرضہ کے لئے کی تھی۔ اس میں پوری کامیابی ہوئی۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ جو تھوڑی سی کمی رہ گئی ہے۔ اسے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت کے مخلص احباب بہت جلد پورا کر دیں گے۔ اس تحریک کی کامیابی جماعت کے اخلاص و ایثار میں روز افزوں ترقی کا ایک بین ثبوت ہے۔ اس لئے کہ یہ تحریک سلسلہ عالیہ کے ایک خادم کارکن کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایماء سے پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کامیاب ہوئی۔ اور اسی کے ذریعہ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جماعت میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ سلسلہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیشہ براہ راست حضرت اقدس کی اپیل کا منتظر نہیں رہنا چاہئیے۔ بلکہ حضور کے مقرر کردہ کارکنوں کی آواز پر لبیک کہنا بھی ضروری ہے۔ جن احباب نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ میں ذاتی طور پر ان کا شکر گزار ہوں کہ ان کی وجہ سے ہی میں اس قابل ہو سکا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کر سکوں۔ وہ اس تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور اجر عظیم کے مستحق ہیں۔ مگر میری طرف سے اپیل پر انہوں نے جس گرم جوشی کا اظہار کیا۔ اس کو دیکھ کر میرے دل میں ان کے لئے دعا کا ایک جوش ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تو میں اس تحریک کی ابتداء سے ہی جیسے جیسے احباب کی رقوم یا وعدے آتے رہے۔ دعا کے لئے عرض کرتا رہا۔ میرا ایمان ہے۔ کہ جو کچھ ہوا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوا۔ جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں نے ہمارے قریب کر دیا۔ حضور کی ذات ہمارے لئے افضال الٰہی کے نزول کا موجب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے متعلق بہت سی بشارتیں دی ہوئی ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ دوست جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ کہ وہ اپنا دیا ہوا روپیہ بھی واپس لے لیں گے مگر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل مختلف رنگوں میں ان پر نازل ہو گا۔ یقیناً ان کے اموال ان کی اولاد ان کے اخلاص اور ان کے نیک اعمال میں ترقی ہوگی۔ احباب کرام کو واضح ہو کہ اسی ماہ یعنی مئی ۱۹۳۴ء سے انشاء اللہ العزیز قرضہ کی واپسی اور ادائیگی کا سلسلہ بھی شروع ہو جائے گا۔ پس جو وعدے ابھی باقی ہیں۔ احباب جلد سے جلد انہیں پورا کر دیں۔ اور جن دوستوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق سلسلہ کے لئے اموال کی کمی نہ رہے گی۔ اس لئے جن دوستوں کو اس وقت خدمت کا موقعہ ملے۔ وہ اسے اپنے لئے غنیمت سمجھیں اور یاد رکھیں۔ کہ

بشتاب گر عاقلی در یاب گر صاحبدلی۔ شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

میں آخر میں پھر ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے عملی تعاون سے اس تحریک کو کامیاب بنایا۔ میں جانتا ہوں کہ انہوں نے کسی شکریہ کے خیال سے یہ مالی قربانی نہیں کی۔ بلکہ اپنے اللہ کی رضا کے لئے کی ہے۔ مگر چونکہ حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور اپنی روح میں ایک جوش پاتا ہوں۔ کہ ان تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کروں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ کہ وہ ان تمام بھائیوں کو اپنے ہر قسم کے فضلوں کا وارث کرے۔ اور ہر قسم کے انعامات سے انہیں بہرہ ور فرمائے۔ اور ہماری جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جو اس کی اہمیت رکھنے کے باوجود ایسے موقعہ پر کسی وجہ سے اس فضل کا جاذب اور مورد نہ ہو۔ اللھم آمین ثم آمین۔ میں آج سے ان احباب کرام کے اسماء گرامی شائع کرنا شروع کرتا ہوں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ خادم سلسلہ عالیہ کا خاکسار فرزند علی ناظر امور عامہ قادیان

فہرست احباب کرام کی پہلی قسط درج ذیل ہے:-

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
چودہری ظفر اللہ خان صاحب لاہور - چودہری فقیر محمد صاحب ریٹائرڈ
خان بہادر غلام محمد صاحب قادیان - ڈاکٹر فضل کریم صاحب قادیان
خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قادیان
اہلیہ صاحبہ اول " " "
" " دوم " " "
سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن
سیٹھ محمد اعظم معین الدین صاحب " "
مولوی عظیم الدین صاحب احمد " "
بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر - قادیان
شیخ محمد اکرام صاحب قادیان - مولوی غلام مجتبیٰ صاحب قادیان
شیخ محمد حسین صاحب امیر جماعت سیالکوٹ
شیخ اللہ جوایا صاحب آگرہ
ملک نادر خان صاحب نائب تحصیلدار دیپالپور
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب متھرا
مرزا عطاء اللہ صاحب دفتر ڈائرکٹر تعلیم لاہور
دوست محمد صاحب الیکٹریشن کوہاٹ - ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب قادیان
منشی عبد الحمید صاحب دفتر ملٹری فنانس شملہ
شیخ عبد الغنی صاحب چیف گڈس کلرک پشاور
ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب دہلی
عبد الجلیل صاحب حمزہ فورٹ ضلع پشاور
شیخ نور الدین صاحب تاجر قادیان - ملک نور الدین صاحب پنشنر قادیان
خان صاحب منشی برکت علی صاحب قادیان
ڈاکٹر کریم الدین صاحب بیہ ضلع گجرات
خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ اجنالہ ضلع امرتسر
صوبیدار ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن
بابو محمد شفیع صاحب انچارج ریلوے شیڈ نوشہرہ چھاؤنی
شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ
چودہری بدر الدین احمد صاحب احمد آباد سٹیٹ سندھ
سردار امیر محمد صاحب تمندار کوٹ قیصرانی
والدہ صاحبہ " " "
چودہری شیخ محمد صاحب ہیڈ ماسٹر چک 12/45 منٹگمری
بابو عبد الرحیم صاحب اوورسیر نہر حافظ آباد
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب بڑانہ ضلع جھنگ
سیٹھ میر احمد علی صاحب حیدر آباد دکن - سیٹھ محبوب علی صاحب حیدر آباد دکن
ملک صاحب خان صاحب نون - ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ
حامد حسین خان صاحب چیف ریڈر - خیر نگر میرٹھ
ڈاکٹر حاجی خاں صاحب یوسف زئی کنڈ کوٹ سندھ
منشی امام الدین صاحب سمبڑیالوی - کیوڑی - سورت
بابو محمد حسین صاحب کلارک فیروزپور - حافظ عبد العلی صاحب احمدی حیدر آباد دکن
سید موسےٰ رضا صاحب احمدی سٹیشن داناپور
اہلیہ صاحبہ خوشدامن صاحبہ ایضاً "
ملک حسن صاحب محمد صاحب احمدی اکل کودا ضلع خاندیس
اہلیہ صاحبہ خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت کوئٹہ
خان بہادر آصف زمان صاحب ڈپٹی کلکٹر غازی پور
شرف الدین صاحب کوتوال رامپور
مرزا فتح محمد صاحب احمدی بغداد
میر مہدی حسین صاحب احمدی فرنیچر سٹور کشمیری گیٹ دہلی
چودہری نعمت اللہ خان صاحب سینئر سب جج جالندھر
ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب میڈیکل آفیسر کھنڈا ضلع اٹک
بابو محمد ابراہیم صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر گڑھی کپورہ (پشاور)
ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب کڑیانوالہ ضلع گجرات پنجاب
خواجہ عبد اللہ صاحب اوورسیر امان داہ بالاکنڈ سرحد
ملک بشیر حیات خان صاحب سب انسپکٹر پولیس امرتسر
چودہری محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹ آدو ضلع مظفر گڑھ - شیخ عبد الرشید بٹالہ - خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب چودہری انسپکٹر مدارس ڈھاکہ - چودہری بشارت علی خان صاحب محکمہ ڈاکخانہ جات جالندھر - میاں حیات محمد صاحب سب ڈویژنل افسر پشاور - میاں عبد الرحمٰن و محمد شریف صاحبان دیپالپور منٹگمری - حاجی عبد اللطیف نور محمد صاحبان بغداد - ڈاکٹر مزمل حسین صاحب احمدی بغداد (باقی)

لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم

ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم اور مغربی تہذیب کی تقلید کے متعلق اخبار الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں میرا ایک مختصر مضمون درج ہوا تھا۔ جس میں میں نے لکھا تھا۔ کہ ہندو لڑکے اور لڑکیاں "مغربی تہذیب" کی رو میں یہاں تک بہ چکی ہیں۔ کہ اب ان کا سنبھلنا مشکل ہے۔ اسی "تباہ کن مرض" کا ذکر کرتے ہوئے ایک ہندو اخبار "آریہ مسافر" نے اپنی ۲۸ اپریل ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں حسب ذیل رونا رویا ہے:۔

"ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہم مغرب کی اندھا دھند تقلید کر رہے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ مغرب میں ایسے رواجات سے کیسے تباہ کن نتائج برآمد ہوئے ہیں" پھر آگے چل کر لکھتا ہے۔ "ہمیں افسوس ہے کہ یہ وہی بھارت ورش ہے۔ جہاں اخلاق فاضلہ کو سب سے اونچی جگہ دی جاتی تھی۔ اور آج اس کے مغرب زدہ سپوت ناجائز جنسی تعلقات کو تجربہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ ہم نے اس معاملہ میں بار بار سوچا ہے۔ لیکن ہمیں تو اس میں ایک خوبی بھی نظر نہیں آتی بھلا وہ لڑکے خاک تعلیم حاصل کریں گے۔ کہ جن کے ساتھ ایک ہی کلاس میں بلکہ پہلو بہ پہلو نوجوان خوبصورت لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہوں گی۔ ان کی توجہ یا تو پروفیسر کے لیکچر کی طرف ہو سکتی ہے۔ یا ان دیویوں کے ظاہری حسن و جمال پر۔ ہمیں اپنے نوجوانوں کے اخلاق کا جو تجربہ ہے۔ اس کی بنا پر ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کا رجحان طبع زیادہ تر مؤخر الذکر عادت کی طرف ہی ہوگا۔"

آریہ مسافر نے "اپنے نوجوانوں کے اخلاق" کے متعلق اپنے تجربہ کی بنا پر جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔

مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ بچارے نوجوانوں کے خلاف اخبار کے صفحات سیاہ کرنے کا کیا فائدہ۔ جب ان کے والدین یہ لمبے چوڑے مضامین پڑھ کر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ جو رنگ ان "نوجوانوں" پر مغربی تہذیب نے چڑھایا ہے۔ وہ آریہ اخبارات کے واویلا اور پنڈت دیانند جی کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے سیاہ صفحات سے ہرگز ہرگز نہیں اتر سکتا۔ اس کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ اسلام کی تعلیم کو اختیار کیا جائے اور ہندو لڑکیوں کو پردہ کرایا جائے۔ اس کے بغیر قطعاً اور کوئی علاج نہیں ہے۔ (خاکسار۔ نذیر احمد صابر میانی)

سکھ مشنری کانفرنس میں احمدی مبلغ کا مضمون

امرتسر میں ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - اپریل کو سکھ مشنری کانفرنس ہوئی۔ ۲۴ اپریل "سرب دھرم سمیلن" یعنی مذہبی کانفرنس کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ مختلف مذاہب کے نمایندگان کو دعوت شمولیت دی گئی کہ "میرے دھرم کا دعدہ" کے عنوان پر اظہار خیالات کریں۔ چنانچہ سناتن دھرم۔ عیسائی مذہب۔ اسلام بہائی ازم اور سکھ دھرم کے نمایندگان شامل ہوئے۔

مولوی جلال الدین شمس صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ بلاد شام و مصر وغیرہ نے اہل اسلام کی نمایندگی کی۔ آپ کے مضمون کو نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا گیا۔ مضمون اسلامی تعلیمات اور ان کے ثمرات کا صحیح فوٹو تھا۔ زندہ نشانات اور تازہ مشاہدات کے ثبوت میں حضرت مسیح موعودؑ کا وجود باجود پیش کر کے ثابت کیا گیا۔ کہ اسلام جو وعدہ اپنے ماننے والوں سے کرتا ہے اس کا ایفاء اسی جہان میں شروع ہو جاتا ہے۔ نیز حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی اسلام دوستی اور چولہ صاحب کا ذکر کر کے سکھوں پر واضح کیا کہ حضرت بابا نانک آپ کو کس مقام پر دیکھنا چاہتے تھے۔ اختتام تقریر پر بانیان کانفرنس کا شکریہ

مآ ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورۃ الصدر الہام اور پھر آپ کے اس کشف کے ماتحت جو نئی زمین اور نئے آسمان کے پیدا کرنے کے متعلق ہے۔ آپ کی بعثت نہ صرف دینی اور مذہبی رنگ میں ہی اہل ملک کے لئے رفعت وارتقا کا موجب ہوئی ہے۔ بلکہ اس نے موجودالوقت سیاست۔ تمدن اور معاشرت وغیرہ تمام مسالک میں صحیح اور بہترین تغیرات پیدا کر کے دنیا کو سچی ترقی و تہذیب کی شاہراہ پر گامزن کر دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شب و روز سرگرمیاں اس پر شاہد و ناطق ہیں۔

ایک علم طب تھا جس کے متعلق بظاہر سمجھا جاتا تھا۔ کہ ہزارہا سال سے بغیر اصلاح و تجدید (سوائے یوروپین کتر وبیونت) کے محض دقیانوسی خیالات کا مجموعہ چلا آتا ہے۔ جس پر احمدیت نے اپنا کوئی اثر نہیں ڈالا۔ لیکن حقیقت میں یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

کیونکہ سب سے پہلے خلیفہ اول حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ نے طب میں اصلاح و تجدید کی بنیاد ڈالی اور دنیا کی تمام طبوں آیورویدک۔ یونانی۔ ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک وغیرہ کو عملاً ممزوج کر کے عاملان اور حاملان طب کے لئے ایک صحیح نمونہ اور بے نظیر اسوہ قائم کر دیا۔ اس کے بعد آپ کے خادموں اور شاگردوں میں سے جناب حکیم مولوی احمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور نے آپ کی زندگی میں ہی آپ کے منشا اور ہدایات کے ماتحت اس کام کو شروع کر دیا چنانچہ ۱۹۱۲ء میں آپ نے ایک انجمن خادم الحکمت کے نام سے قائم کی۔ جس نے ۱۹۲۰ء میں آرگن کی صورت میں ایک ماہوار طبی رسالہ تبصرۃ الاطباء جاری فرمایا۔ جو برابر آج تک ملک و فن کی خدمت بجا لا رہا ہے۔

انجمن کی اس بائیس سالہ علمی و عملی جدوجہد اور بہترین دماغی کاوشوں اور مالی و جانی مساعی اور قربانیوں کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ دنیا کی تمام مختلف طبوں اور سلب امراض کے تمام متفرق طریقوں پر تنقیدی اور تحقیقی نظر کرنے کے بعد ہر ایک طریق علاج کی تمام صداقتیں اخذ کر لی گئیں اور زوائد کو متروک قرار دیا گیا۔ اور پھر مختلف صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر ایک نئی مگر صحیح اور جامع طب تیار کر لی گئی۔ جو باوجود جامعیت کے نہایت مختصر الاصول اور سہل الحصول طب ہے۔

اس طبی تحریک کی جس قدر مخالفت کی گئی۔ احمدی اصحاب کے سامنے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس کے انجام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے کہ اس طب جدید کو (جسے احمدی طب کے نام سے موسوم کرنا نہایت موزون ہوگا) ہندوستان کے سینکڑوں اطباء وید اور ڈاکٹر (جن میں احمدی۔ غیر احمدی۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی بھی شامل ہیں۔) بالکل صحیح اور مکمل طب تسلیم کر چکے ہیں۔ اور موجد طب جدید کی خدمت میں ۱۹۲۵ء کے سالانہ طبی جلسہ پر استاذالاطبا کا معزز ترین خطاب بمعہ تمغہ طلائی قیمتی ستائیس روپیہ پیش کیا۔ مزید برآں سینکڑوں اطباء اور وید دلی یقین کے ساتھ آپ کو مجدد طب تسلیم کر چکے ہیں اور سابقہ طبوں کو چھوڑ کر صرف آپ کی ایجاد کردہ طب کے ماتحت علاج کرتے ہیں۔

حضرت استاذالاطبا نے اس طب کی ترویج و اشاعت عامہ کے لئے شاہدرہ میں ایک طبیہ مدرسہ بھی ۱۹۲۵ء سے قائم کر رکھا ہے۔ جس سے آج تک ساٹھ کے قریب احمدی۔ غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ طلبا افتخار الاطبا اور ممتاز الاطبا کی ڈگریاں حاصل کر کے اپنے اپنے مقامات پر کامیاب مطب کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ طور پر بھی طلباء سالانہ امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں مگر آج کل نئے طلباء کے لئے داخلہ شروع ہے۔ اور ۱۵ جون تک جاری رہیگا جو اصحاب اس عجیب و غریب فن کو سیکھنا چاہیں یا اپنے بچوں کو کالج میں داخل کرانا چاہیں وہ بہت جلدی کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر پراسپکٹس طلب فرمائیں

قبلہ استاذالاطبا کی تصنیفات میں سے طبی رہنما۔ کتاب الاوجاع قیمتی ایک ایک روپیہ اور کلیات طب جدید قیمتی تین روپیہ خصوصیت سے قابل ذکر اور بے نظیر کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ انجمن خادم الحکمت کے سالانہ جلسوں کی رودادیں (جن میں حضرت استاذالاطبا کے فاضلانہ اور طبی رموز و نکات سے پر لیکچروں کے علاوہ بہترین اطبا اور ممبران انجمن کے لیکچرس اور عملی مجربات بھی درج ہیں) قابل قدر کتابیں ہیں۔ جن کی قیمتیں احمدی احباب کی خاطر نصف نصف کر دی گئی ہیں تاکہ ان طبی کارگذاریوں سے وہ خود بھی آگاہ ہوں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی آگاہ کریں۔

خاکسار۔ حکیم محمد صدیق (ممتاز الاطباء) مینجر کتب خانہ و دواخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گورنر بنگال ۸ رمئی دارجیلنگ میں گھوڑ دوڑ دیکھ رہے تھے۔ کہ دو ہندو بنگالی نوجوانوں نے نہایت قریب سے آپ پر ریوالور کے متعدد فائر کئے۔ مگر آپ معہ پارٹی بالکل محفوظ رہے۔ ایک تماشائی لیڈی معمولی طور پر زخمی ہوئی۔ دونو حملہ آور ریوالوروں سمیت گرفتار کر لئے گئے۔

پٹنہ سے ۸ رمئی کی خبر ہے۔ کہ ایک موضع میں ہندوؤں کا بیس ہزار کا مجمع اس لئے اکٹھا ہو گیا۔ کہ ایک بوچڑ نے گئو شالہ کی بہت سی گائیں چھین لی تھیں۔ چونکہ کشیدگی بڑھی ہوئی تھی۔ اور ہندو منتشر ہونے سے انکار کر رہے تھے۔ اس لئے پولیس نے گولی چلا دی۔ جس سے بعض لوگ مجروح ہو گئے مگر کوئی جان ضائع نہیں ہوئی۔

سنٹرل بنک آف انڈیا کلکتہ نے بنک آف بہار پٹنہ کے نام ۸ رمئی کی اطلاع کے مطابق ایک لاکھ روپیہ کا بیمہ ارسال کیا تھا جو کہیں گم ہو گیا۔ اور مکتوب الیہ تک نہیں پہنچا۔ لفافہ میں دس دس ہزار کے دس نوٹوں کے نصف قطعات تھے۔ اور باقی نصف کلکتہ میں محفوظ پڑے تھے۔

کپورتھلہ کے وزیر اعظم نے ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب کو لکھا تھا۔ کہ حادثہ سلطان پور کی تحقیقات میں خود کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اسے معتبر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا نمائندہ بھی میرے ساتھ شریک ہو۔ ۷ مئی کی اطلاع کے مطابق ایجنٹ نے اس تجویز کو منظور کرتے ہوئے اپنے سکرٹری کو ساتھ شامل کر دیا ہے۔

گاندھی جی نے پوری سے ۸ مئی کی اطلاع کے مطابق اچھوت ادہار کے سلسلہ میں موٹر کا استعمال ترک کر دیا ہے۔ اور اب آپ گاؤں بہ گاؤں پیدل گھوما کریں گے۔

ناگپور سے ۷ مئی کی خبر ہے۔ کہ ایک موضع میں ایک ہندو عورت کنوئیں میں گر گئی۔ دو چمار قریب ہی تھے۔ جو اس کی جان بچانے کے لئے فوراً کنوئیں پر جا پہنچے۔ مگر ایک اور ہندو عورت نے انہیں اس بنا پر کنوئیں میں کودنے سے روک دیا۔ کہ سارا پانی بھرشٹ ہو جائیگا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عورت ڈوب کر مر گئی۔

ریاست کشمیر کے چیدہ تاجروں کا ایک وفد ۷ رمئی کو وزیر اعظم کے پیش ہوا۔ اور تجارتی کساد بازاری کا حوالہ دیتے ہوئے درخواست کی۔ کہ انکم ٹیکس کا نفاذ ملتوی کر دیا جائے۔

لیکن وزیر اعظم کے رویہ سے ان پر جو اثر ہوا وہ یہ ہے کہ یہ منسوخ نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ ریاست کو روپیہ کی ضرورت ہے۔

کانگرسی لیڈر مسز سیتہ مورتی نے ایک بیان شائع کیا تھا۔ کہ کانگرس کمیونل ایوارڈ کی پابند نہیں ہے۔ کیونکہ گاندھی جی نے اس کے لئے وزیر اعظم سے درخواست نہ کی تھی۔ حافظ ہدایت حسین صاحب نے اس کے جواب میں کانپور سے ۷ رمئی کو ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ وزیر اعظم سے ایسا تصفیہ کرنے کی درخواست پنڈت مالویہ نے ہی کی تھی۔ جس پر ڈاکٹر مونجے۔ مسز نائیڈو۔ راجہ نریندر ناتھ۔ مسٹر برلا۔ مسٹر آئینگر وغیرہ ہندو رہنماؤں کے دستخط تھے۔ گاندھی جی نے اس پر دستخط نہیں کئے۔ لیکن ایک علیحدہ خط وزیر اعظم کو لکھا تھا۔ کہ اس پر میرے دستخط نہ ہونے کے یہ معنے ہرگز نہ سمجھے جائیں۔ کہ کانگرس وزیر اعظم کے فیصلہ کی مخالفت کرے گی۔ اور بھی بہت سے ہندو رہنماؤں نے ایسے خط لکھے تھے۔

لاہور میں تھانہ لوہاری گارڈ پر ۲۴ ستمبر ۳۳ء کو بم پھینکا گیا تھا۔ پولیس نے دو نوجوانوں کا اس جرم میں چالان کیا۔ ایک تو پہلی عدالت میں ہی بری کر دیا گیا۔ اور دوسرے کو دس سال قید کی سزا دی گئی۔ جس کی اپیل کی سماعت حال میں ہائی کورٹ میں ہوئی۔ جس نے ملزم کو بری کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ بم ملزم نے نہیں۔ بلکہ کسی اور شخص نے کسی ملازم پولیس کی امداد سے پھینکا ہے۔

مدراس سے ۸ مئی کی خبر ہے۔ کہ پارک ٹن پوسٹ آفس میں ایک پارسل پھٹ جانے اور زور کا دھماکا ہو جانے کی وجہ سے سخت سنسنی پھیل گئی۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ اس میں کاربن ڈایا اکسائڈ سے بھری ہوئی آہنی نالیاں تھیں۔ اور یہ دھماکا ایک نالی کے پھٹنے سے ہوا۔

بمبئی سے ۸ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ بعض بچوں نے ایک چھوٹا سا کھلونا تعزیہ کے نمونہ پر بنایا ہوا تھا۔ جس کے سامنے کھڑے ہو کر گایا کرتے تھے۔ ایک سن رسیدہ شخص نے ایک لڑکے کو تنبیہ کی۔ اور کچھ گوشمالی بھی کی۔ اس پر دو پارٹیوں میں سخت فساد ہو گیا۔ جس میں چار اشخاص بہت بری طرح مجروح ہو گئے۔

گاندھی جی نے بمبئی سے ۷ مئی کی اطلاع کے مطابق سودیشی کی یہ تعریف کی ہے کہ صرف وہ چھوٹی چھوٹی صنعتیں جو قیمتوں کے تعین اور اوقات کار کے متعلق سودیشی سنگ کی سیادت کو تسلیم کریں۔ سودیشی کہلا سکیں گی۔

لائل پور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک یازدہ سالہ سکھ لڑکی نے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اس نے پرائیویٹ طور پر ایک ٹیوٹر سے صرف امتحان سے آٹھ ماہ قبل پڑھائی شروع کی تھی۔ اور اس سے قبل وہ انگریزی سے محض نا آشنا اور صرف پرائمری پاس تھی۔

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس میرٹھ ۹ رمئی ایک پستول خالی کر رہے تھے۔ کہ گولی چل گئی۔ اور رینڈلی کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ حالت خطرناک نہیں ہے۔

مسٹر اوون رابرٹس جو لاہور کے ایک معزز شہری اور میونسپل کمشنر تھے۔ ۸ رمئی شملہ میں جہاں آپ علاج کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ عمر بھر رفاہ عام کے کاموں میں دلچسپی لیتے رہے ہیں

بنگال گورنمنٹ نے مختلف متشددانہ جرائم کے ۲۸ مفروروں کی گرفتاری کے لئے سات ہزار ۲۵ روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔

شیلانگ سے ۹ رمئی کی خبر ہے۔ کہ موسلا دہار بارش کی وجہ سے دریائے کچار میں سخت طغیانی آئی۔ اکثر مکانات تجارتی سامان۔ مویشی اور انسان بہ گئے۔ اس وقت تک سات نعشیں برآمد ہوئیں۔

حکومت افغانستان نے پشاور سے ۹ رمئی کی اطلاع کے مطابق فرمان شائع کیا ہے۔ جس کے رو سے ایرانی اور یورپین۔ قالینوں۔ شالوں۔ رومالوں۔ کرسیوں میزوں۔ برتنوں۔ کھلونوں اور ریشمی پارچات کی درآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔

پٹنہ سے ۹ رمئی کی خبر ہے۔ کہ تین بج کر ۵ منٹ پر اس زور کی ژالہ باری ہوئی۔ کہ کئی انسان اور حیوان مر گئے۔ اکثر مقامات سے زمین پھٹ گئی۔ ایک گھنٹہ تک بڑے بڑے اولے برستے رہے۔ اور اس کے بعد تمام علاقہ کو دھوئیں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ موتی ہاری میں بھی یہی کیفیت رونما ہوئی۔

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ شملہ سے ۹ رمئی کی اطلاع کے مطابق ۵۱ لاکھ ۵۵ ہزار روپیہ تک پہنچ چکا ہے۔

الہ آباد سے ۸ رمئی کی خبر ہے۔ کہ ضلع چمپارن میں سخت طوفان آیا۔ جس کے دوران میں آسمان سے پتھر برستے رہے۔ جن میں سے بعض دو دو سیر وزنی تھے۔ زمین میں شگاف ہو گئے۔ زمین سے دھواں نکل کر سارے علاقہ پر چھا گیا۔ درختوں کے سب پتے جھڑ گئے ہیں۔

مدراس سے ۹ رمئی کی خبر ہے۔ کہ چند ہریجن ایک گاؤں کے مندر کے قریب سے گذر رہے تھے۔ کہ ہندوؤں نے اس جرم میں ان پر حملہ کر کے انہیں بہت بری طرح مجروح کر دیا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی